مکروہ وقت میں نمازِ جنازہ اور تدفین کا حکم

ریفرنس نمبر:Sar7596 تاریخ:20-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تین اوقاتِ مکروہہ میں نمازِ جنازہ پڑھنا اور تدفین کرنا کیسا؟ نیز صحیح مسلم کی حدیثِ پاک جس میں اوقاتِ مکروہہ میں تدفین کے متعلق ہے:"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا أن نصلي فیھن، أو أن نقبر فیھن موتانا" اس سے کیا مراد ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جنازہ، جنازہ گاہ میں پہلے سے تیار موجود تھا اور اتنی تاخیر کی گئی کہ مکروہ وقت شروع ہو گیا، تو اب مکروہ وقت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر میت کو جنازہ گاہ میں لایا ہی مکروہ وقت میں گیا، تو اس صورت میں بلا کراہت نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے، جبکہ تدفین مکروہ اوقات میں بھی کی جاسکتی ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور جہاں تک حدیثِ پاک میں موجود الفاظ "أو أن نقبر فیھن موتانا" کی بات ہے، تو اس سے مراد "میت پر نمازِ جنازہ پڑھنا" ہے، تدفین کرنا نہیں، کیونکہ درحقیقت حدیثِ پاک میں "نقبر" کو جنازہ پڑھنے سے بطورِ کنایہ استعمال کیا گیا ہے اور اس بات کی تائید ایک دوسری حدیثِ پاک سے ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا کہ "نھانا أن نصلي علی موتانا" یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں ان اوقات میں اپنے مُردوں پر نمازِ (جنازہ) پڑھنے سے منع فرمایا، لہٰذا اس سے پتا چلا کہ حدیثِ پاک میں تدفین مراد نہیں ہے۔

مکروہ وقت میں جنازہ آئے، تو بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہونے کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:" فلو وجبتافیھالم یکرہ فعلھما:أي تحریماوفي التحفۃ: الأفضل أن لا تؤخر الجنازۃ" ترجمہ: اور اگر نمازِ جنازہ و سجدہ تلاوت مکروہ وقت میں واجب ہوں، تو ان کو اسی وقت میں ادا کرنا مکروہ تحریمی نہیں اور تحفۃ الفقہاء میں ہے کہ (مکروہ وقت میں جنازہ حاضر ہو) تو مؤخر نہ کرنا افضل ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی حَنَفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے

ہیں: ”(قوله ای تحریما) افاد ثبوت الکراهة التنزیهیة (قوله:وفي التحفة ... إلخ)هو کالاستدراک علی مفهوم قوله أي تحریما، فإنه إذا کان الأفضل عدم التأخیر في الجنازة فلا کراهة أصلا،وما في التحفة أقره في البحر والنهر والفتح والمعراج لحدیث:ثلاث لا یؤخرون،منها الجنازة اذا حضرت وقال في شرح المنیة: والفرق بینها وبین سجدة التلاوة ظاهر، لأن التعجیل فیها مطلوب مطلقا إلا لمانع، و حضورها في وقت مباح مانع من الصلاة علیها في وقت مکروه، بخلاف حضورها في وقت مکروه

”ترجمہ: شارح کا ”تحریما“ کہنا اِس مسئلہ میں کراہت تنزیہی کو ثابت کرتا ہے، (لیکن پھر فوراً بعد) ”تحفۃ الفقہاء“ کا جملہ نقل کرنا، دراصل ”تحریما“ والے لفظ سے پیدا ہونے والے مفہوم سے استدراک ہے، کیونکہ تحفۃ الفقہاء کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ جب جنازہ میں تاخیر نہ کرنا افضل ہے، تو اصلاً کراہت رہے گی ہی نہیں (یعنی کراہتِ تنزیہی بھی نہیں) اور جو قول ”تحفۃ الفقہاء“ میں نقل کیا گیا ہے، اِسی کو ”بحر الرائق، نہر الفائق، فتح القدیر اور معراج الدرایۃ“ میں برقرار رکھا ہے، اس حدیث پاک کی وجہ سے کہ تین کاموں کو مؤخر نہ کیا جائے، ان میں سے ایک جنازہ ہے کہ جب حاضر ہو چکا ہو اور منیہ کی شرح میں فرمایا: اور نمازِ جنازہ اور سجدہ تلاوت میں فرق یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں جلدی کرنا مطلقاً (شریعت کو) مطلوب ہے مگر یہ کہ کوئی مانع موجود ہو (جیسے) اس کا مباح وقت میں حاضر ہو جانا، مکروہ وقت (تک موخر کر کے) پڑھنے سے مانع ہے، بخلاف اس کے کہ جنازہ مکروہ وقت میں حاضر ہو (کہ اس میں اصلاً کراہت نہیں)۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ43، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا دونوں جزئیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مکروہ وقت میں جنازہ آجائے، تو اُسے مؤخر نہ کرنا افضل ہے، یعنی اُسی مکروہ وقت میں ادا کر لینا چاہیے۔ مکروہ وقت میں ادا کرنا مکروہِ تحریمی تو کیا، تنزیہی بھی نہیں ہے، جیسا کہ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے واضح الفاظ میں بیان کیا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ مکروہ وقت میں جنازہ آجائے، تو بلا کراہت جنازہ کی ادائیگی کا قول دیگر فقہا نے اپنی کتب میں برقرار رکھا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

”نمازِ جنازہ ہر وقت مشروع ہے یہاں تک کہ تینوں اوقات مکروہہ میں بھی، اگر اُسی وقت آیا ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد11، صفحہ185، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1422ھ/2001ء) لکھتے ہیں: ” اگر مکروہ وقت مثلاً: آفتاب غروب ہونے سے دس منٹ پیشتر جنازہ لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں، کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ

پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی، یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔"
(فتاویٰ فیض الرسول، جلد1، صفحہ443، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

صحیح مسلم کی حدیث پاک اور اس کی توجیہ:

صحیح مسلم میں ہے:" عن عقبة بن عامر الجهني، يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن، أو أن نقبر فيهن موتانا: حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس، وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب" ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرماتے تھے، جب سورج چمک کر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب ٹھیک دوپہر قائم ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو جائے حتی کہ ڈوب جائے۔
(الصحیح لمسلم، باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا، جلد1، صفحہ276، مطبوعہ کراچی)

"ان نقبر فیھن موتانا" سے **مراد تدفین نہیں، بلکہ جنازہ پڑھنا ہے**، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:" وقال ابن المبارك: معنى هذا الحديث أن نقبر فيهن موتانا، يعني: الصلاة على الجنازة، وهو قول أحمد وإسحاق" ترجمہ: امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حدیث پاک میں موجود الفاظ "أن نقبر فيهن موتانا" سے مراد نمازِ جنازہ ادا کرنا ہے اور یہی قول امام احمد اور امام اسحاق کا ہے۔
(عمدۃ القاری، باب سنة الصلاة علي الجنازة، جلد8، صفحہ179، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:" والمذهب عندنا أن هذه الأوقات الثلاثة يحرم فيها الفرائض والنوافل، وصلاة الجنازة، وسجدة التلاوة إلا إذا حضرت الجنازة أو تليت آية السجدة حينئذ، فإنهما لا يكرهان " ترجمہ: ہم احناف کا مذہب یہ ہے کہ ان تین اوقات میں فرائض و نوافل اور نمازِ جنازہ اور سجدہ تلاوت حرام ہے، مگر یہ کہ جب نماز جنازہ آئے ہی اس وقت میں یا آیتِ سجدہ اسی وقت میں پڑھی ہو، تو یہ مکروہ نہیں۔
(مرقاۃ المفاتیح، باب اوقات النھی، جلد3، صفحہ112، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں:" تمام علماء کے نزدیک یہاں

دفن سے مراد نمازِ جنازہ ہے، کیونکہ ان وقتوں میں دفن کرنے کو کوئی منع نہیں کرتا اور ان اوقات میں نمازِ جنازہ بھی جب ہی مکروہ ہوگی جب کہ جنازہ پہلے سے تیار ہو اور نماز میں دیر کی جائے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ143، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

تبیین الحقائق، بدائع الصنائع وغیرہما کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للبدائع: "والمراد من قوله: أن نقبر فيها موتانا الصلاة على الجنازة دون الدفن إذ لا بأس بالدفن في هذه الأوقات" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان أن نقبر۔۔۔ سے مراد میت پر نمازِ جنازہ پڑھنا ہے، نہ کہ دفن کرنا، کیونکہ ان اوقات میں دفن کرنے میں حرج نہیں۔ (بدائع الصنائع، فصل بيان ما يكره في صلاة الجنازة، جلد2، صفحہ349، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں: "والمراد بقوله أن نقبر: صلاة الجنازة، إذ الدفن غير مكروه فكنى به عنها للملازمة بينهما وقد فسر بالسنة: نهانا رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أن نصلي على موتانا عند ثلاث الخ" ترجمہ: "أن نقبر" سے مراد نمازِ جنازہ ہے، کیونکہ ان اوقات میں دفن کرنا مکروہ نہیں، دفنانے کو نمازِ جنازہ کے لیے بطورِ کنایہ ذکر کیا ہے، کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ملزوم ہیں اور حدیث پاک کی اس معنی کے ساتھ تفسیر (دوسری) حدیث سے ہوتی ہے (جس میں فرمایا): کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں تین اوقات میں اپنے مُردوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، فصل فیما یفعلہ المقتدی بعد فراغ امامہ، صفحہ114، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

14ربیع الاخر 1443ھ/20نومبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے